بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# حقوقِ زوجین

رَبَّنَا ھَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ
وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ۝۷۵

(الفرقان:75)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُھُمۡ خُلُقًا وَخِیَارُکُمۡ خِیَارُکُمۡ لِنِسَائِکُمۡ

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المراۃ علی زوجھا)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتے ہیں۔





حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جہاں بہترین مومن اسے قرار دیا ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے وہاں ایسی عورتوں کو جنت کی بشارت دی ہے جن سے ان کے خاوند خوش اور راضی ہیں۔

عَنۡ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا اَنَّ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَیُّمَا امۡرَاَۃٍ مَاتَتۡ وَزَوۡجُھَا رَاضٍ عَنۡھَا دَخَلَتِ الۡجَنَّۃَ (ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المراۃ)

حضرت ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائیگی۔ اسی طرح آپؐ نے اپنے ارشادات اور اعمال کے ذریعہ میاں بیوی کے باہمی حقوق معین رنگ میں بھی بیان فرمادیئے ہیں۔

آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلۡمَرۡاَۃِ اَنۡ تَصُوۡمَ وَزَوۡجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ وَلَا تَاۡذَنَ فِیۡ بَیۡتِہٖ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ

(بخاری کتاب النکاح باب لاتصوم المراۃ فی بیت زوجھا الا باذنہ)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خاوند کی موجودگی میں عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔

بیوی کو اپنے خاوند کی امرِ معروف میں اطاعت کا پابند فرماتے ہوئے حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرَاةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا (ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج المراۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

ایک فرمانبردار بیوی کے دیگر اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں۔

جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہنا مانا، ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مجمع الزوائد کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المراۃ)

خاوند کو اپنی بیوی سے حُسنِ معاشرت کی تعلیم دیتے ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیے اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہو سکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام



لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بِلا تکلّف گھر میں رہنے والے۔ آپ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔

(شمائل ترمذی باب ماجا فی خلق رسول اللّٰہ)

گھریلو زندگی کے بارہ میں حضرت عائشہ رَضی اللہ تعالیٰ عَنھا فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ گھر پر ہوتے، گھر والوں کی خدمت میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آپ کو نماز کا بلاوا آتا تو آپ مسجد تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ (البقرۃ: 229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کا حکم ایسے ناجائز طریقہ پر برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔''

(م جلد 3 صفحہ 300۔301)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے حقوق کو شریعتِ اسلامی کی روشنی میں ایک معاہدہ کی حیثیت میں پیش فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں:۔

'' شادی بیاہ کا تعلق بھی مرد اور عورت میں ایک معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے عورت کو حکم ہے کہ اس معاہدے کی رُو سے تم پر یہ فرائض عائد ہوتے ہیں مثلاً خاوند کی ضروریات کا خیال رکھنا، بچوں کی نگہداشت کرنا، گھر کے امور کی ادائیگی وغیرہ اسی طرح مرد کی بھی ذمہ داری ہے کہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری اس پر ہے۔ان کی متفرق ضروریات کی ذمہ داری اس پر ہے اور دونوں میاں بیوی نے مل کر بچوں کی نیک تربیت کرنی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔تو جتنا زیادہ میاں بیوی کا آپس میں اس معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اتنا ہی زیادہ حسین معاشرہ ہوتا چلا جائے گا۔''

(قرۃ اعین۔عائلی معاملات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات صفحہ 46)

ایک اور موقع پر آپ فرماتے ہیں:

'' پس مردوں اور عورتوں دونوں کو ہمیشہ یہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرنی ہے، ایک دوسرے کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا احترام کرنا ہے، اُن کو عزت دینی ہے اور جب بھی کوئی بات سُنی جائے، چاہے وہ کہنے والا کتنا ہی قریبی ہو میاں بیوی آپس میں بیٹھ کر پیار محبت سے اس بات کو صاف کریں تا کہ غلط بیانی کرنے والے کا پول





کھل جائے۔اگر دلوں میں جمع کرتے جائیں گے تو پھر سوائے نفرتوں کے اور دُوریاں پیدا کرنے کے اور گھروں کے ٹوٹنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔''

(خ ر جلد 4 صفحہ 566)

فرمایا:

'' پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم قرآنی تعلیم سے ہٹے ہوئے تو نہیں ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دُور تو نہیں چلے گئے؟ اپنی اَناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے؟ اس بات کا جائزہ لڑکے کو بھی لینا ہوگا اور لڑکی کو بھی لینا ہوگا۔مرد کو بھی لینا ہو گا، عورت کو بھی لینا ہوگا۔دونوں کے سُسرال کو بھی لینا ہوگا۔''

(خ ر جلد 4 صفحہ 565)

پھر ایک اور موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لیے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیّا کئے گئے ہیں اور اس لئے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی کی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں، اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے حکم دیا ہے کہ تم نیکیوں پر قائم ہو، تقویٰ پر قائم ہو اور اپنے گھر والوں کو، اپنی بیوی کو، اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لئے نمونہ بنو اور اس کے لئے اپنے رب سے مدد مانگو، اس

کے آگے روؤ، گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ! ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں، کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے، ایک خاوند کے اور ایک باپ کے، اپنے حقوق ادا نہ کرسکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔ تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو نہ اللہ تعالیٰ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے، نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لئے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کررہا ہوتا ہے۔''

(قرۃ اعین۔ عائلی معاملات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات صفحہ 67'68)